حضرت خدیجہ بنت خویلد (رضی اللہ عنہا)

حضرت خدیجہؓ کی حضور ﷺ سے ایک بیوی کی اپنے شوہر سے محبت اور وفا کی ایسی داستان ہے جسے شاید الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے، جسے حضرت عائشہؓ نے ان الفاظ میں بیان کیا کہ: میں نے نبی ﷺ کی کسی زوجہ محترمہ کے بارے میں اتنا رشک نہیں کیا جتنا خدیجہؓ کے معاملے میں کیا، حالانکہ میں نے انہیں دیکھا نہیں، لیکن آپ ﷺ اکثر ان کا ذکر کیا کرتے تھے، بسا اوقات آپ بکری ذبح کرتے پھر اس کے ٹکڑے کرتے پھر انہیں خدیجہ کی سہیلیوں کے ہاں بھیجتے تھے، کبھی کبھار میں آپ سے یوں عرض کرتی: گویا دنیا میں خدیجہ کے سوا کوئی عورت ہی نہیں، آپ ﷺ فرماتے: "وہ ایسی تھیں، وہ ایسی تھیں اور ان سے میری اولاد ہے۔" (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ 6186)۔

حضرت خدیجہؓ نہایت ہی نیک، شریف، پاکباز، اور مالدار خاتون تھیں۔ والد کا نام خویلد بن اسد والدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ تھا۔ لقب طاہرہ اور کنیت ام ہند تھی۔ آپؓ کی ولادت عام الفیل سے 15 برس پہلے ہوئی۔ پہلی شادی ابوہالہ نامی ایک شخص سے ہوئی جس سے دو لڑکے ہند اور ہالہ (رضی اللہ عنہما) پیدا ہوئے۔ یہ شوہر کچھ وقت کے بعد فوت ہو گیا۔ پھر آپؓ کی شادی عتیق بن عائذ مخزومی سے ہوئی جس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی اس کا نام بھی ہند رکھا گیا[1]۔ (المواہب اللدنیہ ج 1،)۔ (کچھ مورخین کے مطابق حضور ﷺ سے نکاح سے پہلے آپؓ کی تیسری شادی بھی ہوئی لیکن علماء نے اس کو درست قرار نہیں دیا۔) نفیسہ بنت منیہ کہتی ہیں کہ جب آپؓ بیوہ ہو گئیں تو قریش کا ہر شریف زادہ آپ سے نکاح کا متمنی تھا (لیکن وہ انکار کرتی رہیں)۔

جب حضور ﷺ پچیس برس کے ہو گئے تو اپنے چچا ابو طالب کے کہنے پر اجرت پر حضرت خدیجہؓ کے تجارتی قافلے میں شام ملک گئے، اس سفر میں نبوت کی کئی نشانیاں ظاہر ہوئیں اور نفع بھی اس دفع دوگنا ہوا۔ جب حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ نے آپ ﷺ کی ایمانداری، اخلاق، اور تجارت کرنے پر اس میں منافع کا زیادہ ہو جانا اور اپنے غلام میسرہ کی زبانی وہ ساری باتیں جو سفر میں پیش آئیں سنیں تو آپ ﷺ سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا۔

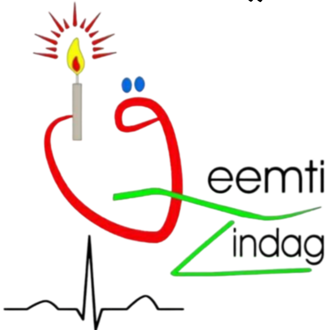
نفیسہ بنت منیہ کہتی ہیں کہ خدیجہ کے قافلہ میں محمد (ﷺ) جب شام سے واپس آئے تو چپکے سے خدیجہؓ نے مجھے ان کے پاس بھیجا اور میں نے کہا۔ اے محمد آپ کو نکاح کرنے سے کیا امر مانع ہے؟ فرمایا میرے ہاتھ میں وہ سامان نہیں جس سے نکاح کر سکوں۔ میں نے عرض کی اگر سامان ہو جائے اور آپ کو حسن و جمال زر و مال و شرف میں برابری کی جانب دعوت دی جائے تو کیا آپ قبول فرمائیں گے؟ اچھا تو کون ہے؟ میں نے عرض کی خدیجہ۔ فرمایا وہ میرے لیے کیونکر؟ (یعنی میرے ساتھ ان کی شادی کا کیا راستہ ہے) میں نے عرض کی یہ میرا ذمہ۔ تو فرمایا میں کروں گا۔ میں نے جا کر خدیجہ کو خبر دی تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس پیغام بھیجا کہ فلاں وقت آئیں اور اپنے چچا عمرو بن اسد کو بلایا کہ وہ آکر نکاح کر دیں چنانچہ وہ حاضر ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے چچاؤں کے ساتھ آئے ان میں سے ایک نے رسم نکاح ادا کی[2]۔ رسول اللہ ﷺ کی نکاح کے وقت عمر پچیس برس جبکہ خدیجہؓ کی عمر چالیس برس تھی۔ (طبقات ابن سعد ج 1)۔

ام المؤمنین خدیجہؓ نے حضور ﷺ کا وحی کے نزول سے پہلے بھی اور بعد میں بھی بھرپور ساتھ دیا، ان کے کھانے پینے سے لیکر، مالی تعاون اور دکھ درد میں حوصلہ اور تسلیاں دینے تک بحیثیت ایک بیوی اپنا فرض بخوبی نبھایا۔ انہوں نے اپنا غلام زید بن حارثہؓ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ جب قریش نے بنو ہاشم کا معاشرتی بائیکاٹ کر دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اہل خانہ کو شدید تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا۔ شعب ابی طالب کے اس سخت ترین دور میں جب لوگ بھوکیں کاٹنے لگے، ان سختیوں کے اندر بھی بی بی خدیجہؓ نے حضور ﷺ کے ساتھ وفا کی۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز سچے و پاکیزہ خوابوں سے شروع ہوا، آپ جو بھی خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح (سچا) ثابت ہو جاتا، پھر آپ تنہائی پسند ہو گئے، آپ غار حرا میں خلوت فرمایا کرتے تھے، آپ اپنے اہل خانہ کے پاس آنے سے پہلے کئی کئی راتیں وہاں عبادت میں مشغول رہتے تھے، ان ایام کے لیے زاد راہ ساتھ لے جایا کرتے تھے، پھر آپ ﷺ خدیجہؓ کے پاس تشریف لاتے اور اتنی ہی مدت کے لیے پھر زاد راہ ساتھ لے جاتے تھے، حتیٰ کہ آپ غار حرا ہی میں تھے کہ آپ پر حق (وحی) آگیا، فرشتہ (جبریلؑ) آپ کے پاس آیا تو اس نے کہا پڑھیے، آپ ﷺ نے فرمایا: "میں قاری نہیں (پڑھنا نہیں جانتا) ہوں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "اس نے مجھے پکڑا اور اتنی شدت سے دبایا جس سے مجھے کافی تکلیف ہوئی، پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا، اور کہا: پڑھیے، میں نے کہا: میں پڑھنا نہیں جانتا۔ اس نے مجھے پکڑ کر دوسری مرتبہ خوب دبایا، مجھے اس بار بھی کافی تکلیف ہوئی، پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا، اور کہا: پڑھیے، میں نے کہا: میں پڑھنا نہیں جانتا، اس نے مجھے تیسری مرتبہ دبایا اس بار بھی مجھے کافی تکلیف ہوئی، پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا: پڑھیے اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا فرمایا، اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا فرمایا، پڑھیے، آپ کا رب بہت ہی کرم کرنے والا ہے، جس نے قلم کے ذریعے سکھایا، انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔" چنانچہ رسول اللہ ﷺ اس کے بعد واپس ہوئے اور آپ ﷺ کا دل (خوف کی وجہ سے) دھڑک رہا تھا، آپ خدیجہؓ کے پاس تشریف لائے، اور فرمایا: "مجھے کمبل اوڑھا دو، مجھے کمبل اوڑھا دو، انہوں نے آپ کو کمبل اوڑھا دیا حتیٰ کہ آپ کا خوف جاتا رہا تو آپ نے خدیجہؓ سے سارا واقعہ بیان کیا اور کہا: "مجھے اپنی جان کا اندیشہ ہے۔" خدیجہؓ نے عرض کیا: ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا، آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، راست گو ہیں، دردمندوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، تہی دستوں کے لیے کماتے ہیں، مہمان کی میزبانی کرتے ہیں، اور مصیبت زدہ افراد کی اعانت کرتے ہیں، پھر خدیجہؓ آپ کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، انہوں نے ان سے کہا: میرے چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے کی بات سنیں، ورقہ نے آپ سے کہا: بھتیجے! آپ کیا دیکھتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے جو دیکھا تھا وہ کچھ اسے بتا دیا، ورقہ نے کہا: یہ تو وہی ناموس ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کی طرف وحی دے کر بھیجا تھا، کاش! میں اس وقت توانا ہوتا، کاش میں اس وقت زندہ ہوتا جب آپ کی قوم آپ کو نکال دے گی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا وہ مجھے نکال دیں گے؟" اس نے کہا: ہاں جب کسی کو منصب نبوت پر فائز کیا گیا تو اس سے ضرور دشمنی کی گئی اور اگر میں نے تمہارا زمانہ پالیا تو میں تمہاری زبردست مدد کروں گا، پھر ورقہ جلد ہی وفات پا گئے اور کچھ عرصہ کے لیے وحی رک گئی۔ (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ 5841)۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ اور محمد ﷺ پر ایمان لانے کے سلسلہ میں خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا تمام جہان کی عورتوں پر سبقت لے گئیں۔ (المستدرک حاکم 4846)۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں، جبریلؑ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کیا: "اللہ کے رسول! خدیجہؓ آرہی ہیں، ان کے پاس ایک برتن ہے جس میں سالن ہے اور کھانا ہے، جب وہ آپ کے پاس آئیں تو ان کے رب کی طرف سے اور میری طرف سے انہیں سلام کہنا، اور انہیں جنت میں خول دار موتی کے گھر کی بشارت دینا جس میں کوئی شور و شغب ہوگا نہ کوئی تھکن ہوگی۔" (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ 6185)۔ حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "(اپنے دور کی) تمام عورتوں میں سے بہترین مریم بنت عمران علیہا السلام ہیں اور (اس دور کی) تمام عورتوں میں سے بہترین حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہیں۔" (صحیح مسلم INT2430/6271)۔ سوائے حضرت ابراہیمؓ کے آپ ﷺ کی باقی ساری اولاد (دو بیٹے اور چار بیٹیاں) حضرت خدیجہؓ سے ہوئی۔ عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات تک اور شادی نہیں کی۔ (صحیح مسلم INT2436/6281)۔ تاریخ وفات میں اختلاف ہے۔ واقدی فرماتے ہیں حضرت خدیجہؓ رمضان کی 10 راتیں گزرنے پر پینسٹھ برس کی عمر میں وفات کر گئیں۔ حجون (جنت المعلیٰ) میں دفن کیا گیا۔ آپ ﷺ ان کی قبر میں اترے اس وقت جنازہ مشروع نہیں ہوا تھا۔ (الاصابہ فی تمیز الصحابہ اردو ج 8)۔

نوٹ حوالاجات اوپر دیے گئے ہیں مزید تفصیلات (اوپر کے مضمون اور نیچے دیے گئی وضاحتوں) کے لیے دیکھیں۔ 1۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ اردو ج 8، خدیجہ بنت خویلد۔ 2۔ المواہب اللدنیہ ج 1۔ 3۔ طبقات ابن سعد ج 1۔ 4۔ تاریخ ابن کثیر ج 2۔



[1] یہ قول بھی آیا ہے کہ حضرت خدیجہؓ کا پہلا نکاح عتیق سے اور دوسرا ابوہالہ سے ہوا۔

[2] جس چچا نے نکاح کا خطبہ پڑھا وہ ابو طالب تھے۔